نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

ایمرجنسی کی آڑ میں مارشل لاء کا نفاذ
ملک وملت کے مقدر پر ایک بار پھر شب خون

بدقسمت مملکت پاکستان پر ایک بار پھر حکمرانوں نے ایمرجنسی پلس کی صورت میں ۳ رنومبر کو دوسری مرتبہ شب خون مارا اور ایک بار پھر مملکت پاکستان کی جگ ہنسائی کا سامان فراہم کیا اور عدل وانصاف کے حصول کے لئے پہلی مرتبہ حقیقی معنوں میں کھلنے والا سپریم کورٹ آف پاکستان کا دروازہ پوری طرح کھلنے سے پہلے ہی بند کر دیا گیا۔ آئین ودستور جو پہلے ہی سے حکمرانوں کے ہاتھوں معذور ومحکوم ہو چلا تھا اسے ایک بار پھر ''شاہراہ دستور'' کے بیچوں بیچ بیدردی کے ساتھ ذبح کر دیا گیا اور منصف مزاج نڈر ججوں پر حشر بپا کر دیا گیا۔ کیونکہ نازک مزاج آمروں کے طرز حکمرانی کے لئے یہ ایک بڑی رکاوٹ تھے۔ کروڑوں پاکستانی اپنے بچے کھچے ''حقوق'' سے بھی ایک بار پھر محروم کر دیئے گئے۔ آٹھ سال سے چھائی اندھیری رات کی تاریکیاں اس ماورائے آئین اقدام سے اور بڑھ گئی ہیں اور پاکستانی قوم کے مقدر کے ٹمٹماتے ستارے بظاہر اوجھل ہو گئے ہیں اور لولی لنگڑی جمہوریت کا محمل افراتفری انارکی اور بے چینی کے گرد وغبار کے باعث غائب ہو گیا ہے اور پاکستانی قوم کا کاروان وادئ مارشل لاء کی وسعتوں میں مزید دھکے کھانے کے لئے نامعلوم مزید کتنا عرصہ دربدر پھرے گا۔

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں

الغرض حکمرانوں کے دماغوں پر چھائے ہوئے اندھیرے نے ہر چیز ہر نفس اور ہر امید پر اپنے منحوس سائے دراز کر دیئے ہیں۔ ناامیدی اور حکمرانوں کے مظالم نے ایسی زہریلی فضاء بنائی ہے کہ مملکت پاکستان میں سانس لینا دوبھر ہو گیا ہے' الغرض ع وہ حبس ہے کہ لُو کی دعا مانگتے ہیں لوگ

خیبر سے کراچی تک پاکستان کا رواں رواں بم دھماکوں سے لرز رہا ہے۔ وزیرستان اور سوات کے عوام پر خطرناک بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ دونوں جانب لاشوں کے پشتے اٹھ رہے ہیں۔ خانہ جنگی اور خانماں بربادی کے پیوندوں نے پاکستان کی سالمیت کا بچا کھچا لباس مزید بدنما کر دیا ہے۔ حکمرانوں نے امریکہ اور اغیار کو خوش کرنے کیلئے جو آگ اپنے گھر کے آنگن میں جلائی تھی اب یہ پھیلتے پھیلتے ملک کی گلی گلی' کوچوں کوچوں اور نگر نگر تک پھیل گئی ہے' اور اب اس کے راستے میں جو چیز بھی سامنے آرہی ہے اس آتش فشاں کا خطرناک لاوا ہر شے کو بھسم کر رہا ہے' کراچی کے

بم دھماکے' راولپنڈی اور سرگودھا اور تربیلا کے واقعات اس کی معمولی جھلک ہیں۔ ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے پاکستان کے مخدوش اور بگڑتے حالات میں ایمرجنسی کا نفاذ کر کے اور آئین کو معطل کر کے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ (اگرچہ سپریم کورٹ کے فُل بینچ نے اسی دن پی سی او کو مسترد کیا اور انہوں نے اپنے فیصلہ میں واضح اور شفاف لفظوں میں بتادیا کہ پرویز مشرف کا یہ اقدام غیر آئینی اور غیر اخلاقی ہے۔) ہماری دانست میں حالات اس سے کنٹرول نہیں ہوں گے بلکہ مزید بگاڑ کی سمت میں جائیں گے۔ خودکش دھماکوں کا سلسلہ جو وزیرستان' لال مسجد اور باجوڑ پر حکومتی مظالم کا شدید ردِعمل ہے اب اس اقدام کے بعد خطرہ ہے کہ وہ قوتیں پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیں گی۔

حکمرانوں نے ایمرجنسی کے جواز کیلئے ان قوتوں کو ایک بار پھر اپنا ہدف اور نشانہ بنانے اور کچلنے کی بات کی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس دوطرفہ جنگ کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ بدقسمتی سے یہ سب کچھ امریکہ کی ایماء اور اس کی منشاء کیلئے کیا جا رہا ہے۔ صلیبی دہشت گردی میں آخر بے گناہ پاکستانیوں اور پاکستانی افواج اور پولیس کو کیوں جھلسایا جا رہا ہے؟ آخر عالمی اتحاد کا ساتھ دینے کا پاکستان کو کیا فائدہ ہوا؟ اگر کچھ ڈالرز ملے بھی تو وہ حکمرانوں کے خزانوں میں پہنچے۔ پاکستانی قوم کے ماتھے پر تو کرائے کے قاتلوں کا دھبہ ہی سجا۔ ہم نے اس جنگ میں اب تک ہر چیز ہاری ہے۔ پرویز مشرف اگر سو سال بھی امریکہ کو خوش کرنے کے لئے اقدامات کرتا رہے لیکن امریکہ جہنم کی آگ کی طرح ھل من مزید پکارتا رہے گا۔

موجودہ ایمرجنسی بھی امریکی ایماء پر پاکستان میں لگائی گئی ہے کیونکہ چیف جسٹس آف پاکستان جناب افتخار چودھری نے لال مسجد کو دوبارہ کھولنے کا نہ صرف آرڈر دیا بلکہ جامعہ حفصہ کو بھی دوبارہ بنانے کے احکامات صادر کئے۔ اسکے علاوہ مجاہدین اور دیگر نیک' صالح افسران کو پاکستان کی ظالم ایجنسیوں کے چنگل سے دوبارہ رہا کروایا اور ابھی سپریم کورٹ سے کئی لاپتہ افراد کو چند روز میں رہا کرانے کے احکامات جاری ہونے والے تھے۔ اسلئے امریکہ کو پرویز مشرف سے زیادہ جناب چودھری افتخار کے اسلام پسند اقدامات پر گھبراہٹ پیدا ہوگئی تھی۔ اسی باعث امریکہ کی مکمل آشیرباد سے پاکستان کی عدلیہ اور اس کی عوام اور میڈیا پر ایک بار پھر شب خون مارا گیا۔ اس سے یہ امر ایک بار پھر واضح ہوگیا ہے کہ امریکہ اور مغرب کو جمہوریت اور انسانی حقوق سے کوئی سروکار نہیں بلکہ انہیں صرف اور صرف اپنے مفادات عزیز ہیں۔

اسی طرح پرویز مشرف نے بھی صرف اور صرف اپنی ضد' ہٹ دھرمی اور جھوٹی اَنا کی تسکین اور اقتدار بچانے کیلئے آئین پاکستان کو دوبارہ نہ صرف معطل کیا بلکہ اسے بازیچہ اطفال بنادیا گیا اور چیف جسٹس کو عدل وانصاف کا بول بالا کرنے کی پاداش میں معطلی کی سزا دی۔ ان واقعات کے بعد ''روشن خیالی'' کی دعویدار حکومت کا کیا ''خوبصورت'' تاریک انداز سامنے آیا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ہمیشہ حکمرانوں اور آمروں نے ایسے اقدامات کو جمہوریت اور قومی مفادات کے حصول کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔ پاکستانی قوم پر ایک بار پھر بڑی ذمہ داریاں آن پڑی ہیں۔ اب پوری قوم کو ان ظالم حکمرانوں کے خلاف کمربستہ ہوجانا چاہیے۔ بس اب بہت ہوچکا جرنیلوں نے قوم کو جتنا یرغمال بنانا تھا بنالیا' اب

قوم کو خواب غفلت اور مایوسی کی چادر کو پھاڑ کر جدو جہد اور انقلاب کی طرف اٹھنا چاہیے۔ ایک بار پھر دار ورسن قربانی مانگ رہے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کا کردار تو سب کے سامنے ننگا ہو چکا ہے۔ بے نظیر مشرف کی ڈیل سب کے سامنے ہے۔ امریکہ کی ایماء پر آگ اور پانی کو دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے خلاف یکجا کیا گیا ہے۔ بے نظیر جس کی رگ رگ میں اسلام دشمنی بھری ہوئی ہے اس نے امریکہ اور مغرب کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اقتدار میں آتے ہی ان قوتوں کے خلاف مشرف سے زیادہ سخت اقدامات کرے گی۔ اسی سلسلے میں آئے دن اخبارات اور میڈیا میں اس کی بکواسات اور مغلظات سننے کو ملتی ہیں۔ گو کہ مشرف نے اپنی فطرت کے مطابق اس کے ساتھ بھی وفاداری نبھائی نہیں۔ اور یوں لگتا ہے کہ ان کی سانجھے کی ہانڈی بیچ چوراہے میں ٹوٹ گئی ہے جو کہ ایک خوش آئند امر ہے۔ ایم ایم اے کا شرمناک کردار اور استعفوں کے معاملہ پر ٹال مٹول اور مشرف کے صدارتی الیکشن کیلئے سرحد اسمبلی کی تاریخ بڑھانے کے ڈرامہ نے تو سیاسی پنڈتوں کے چہرے سے سارے نقاب اتار پھینکے ہیں۔ صدارتی الیکشن میں ایم ایم اے نے جس طرح پرویز مشرف کی فاشسٹ حکومت کو جس طرح کھلم کھلا سپورٹ کیا وہ ایل ایف او کے جرم سے بھی بڑھ کر گھناؤنا جرم ہے' اگرچہ اس سارے فساد کی بنیاد یہی رسوائے زمانہ سترھویں ترمیم ہے جس پر دستخط کر کے ایم ایم اے کی دو جماعتوں نے پورے پاکستان اور اس کی اسلامی و جمہوری تشخص کو ایک آمر اور وہ بھی لبرل اور سیکولر اور اس سے بڑھ کر امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ایک غلام کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اب یہ سب کچھ قیامت تک ایم ایم اے کے اعمال نامہ سیاست میں لکھا جائے گا۔ اور اس کا ثمن نجس ڈیڑھ صوبوں کی حکومت اور پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی قیادت وغیرہ وغیرہ کی شکل میں وصول کیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

ع قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند ...... مگر آج اس بازار میں متاع دین بھی شامل کر دیا گیا اور اب اس مصرع میں قومے کے ساتھ "دینے" بھی فٹ ہو رہا ہے۔ کہ ع دینے فروختند وچہ ارزاں فروختند

اور پھر کوچہ اقتدار سے محرومی اور نکلنے کے موقع پر دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کی جو جگ ہنسائی' رسوائی اور بے آبرو ہونے کا سامان فراہم کیا اس پر بھی ماسوائے خونِ دل کے آنسو بہانے کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ الغرض سیاسی اور مذہبی جماعتیں پاکستانی قوم کو اس بھنور سے نکالنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔ جو کچھ کرنا ہے پاکستانی قوم کو اپنے زور بازو پر انحصار کر کے کرنا ہے۔ خصوصاً پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو زیادہ قربانی اور ذمہ داری کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیونکہ آمریت کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنا انہی کا منصب اور کام ہے۔ تب ہی قوم پر آزادی کا سورج طلوع ہو سکتا ہے ورنہ اگر یہی سیاسی جماعتیں ان کی "نجات دہندہ" ٹھہریں اور یہی "رہنما" "خضرِ راہ" بنے رہے تو صبح قیامت کو بھی انہیں موجودہ فاشسٹ مشرف ٹولہ سے شاید ہی آزادی ملے ؟

پھول بے پروا ہے تو گرم نوا ہو یا نہ ہو کارواں بے حس ہے آوازِ درا ہو یا نہ ہو